خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ العزیز

خواجہ جہاں، محبوب سبحانی

نام ونسب:

آپ کا نام نامی عبدالخالق لقب خواجہ جہاں ۲۲ شعبان المعظم ۴۳۵ھ میں غجدوان میں حضرت امام عبدالجلیل کے ہاں پیدا ہوئے جو اکابر اولیاء، اعاظم اتقیاء اور حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے صحبت دار اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ روم کے شاہی خاندان میں سے تھیں۔

علم کا حصول:

ایک روز آپ اپنے استاد گرامی حضرت مولانا صدرالدین رحمتہ اللہ علیہ سے تفسیر پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے۔ اُدعوکم ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب المعتدین (اپنے رب کو زاری اور خفیہ پکارو بلاشبہ وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) تو آپ نے اپنے استاد محترم سے پوچھا وہ کونسا خفیہ طریقہ ہے جسے بیان کیا جارہا ہے اگر ذاکر بلند آواز سے ذکر کرے یا دوران ذکر اعضاء حرکت کریں تو غیر شخص اس پر واقف ہوجاتا ہے اگر دل سے ذکر کرے تو بحکم حدیث شریف الشیطان یجری من الانسان مجری الدم (شیطان ذکر سے آگاہ ہوجاتا ہے) استاد نے فرمایا کہ یہ علم لدنی ہے اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا تو تمہیں اہل اللہ میں سے کوئی واقف راز مل جائے گا اور بتادے گا۔

شیخ سبق:

آپ ہمیشہ کسی مرد کامل کے منتظر رہتے یہاں تک کہ ایک روز حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول کر کے ارشاد فرمایا: اے جوان! میں تجھ میں بزرگی کے آثار پاتا ہوں اس لئے ایک سبق بتاتا ہوں اسے ہمیشہ یاد رکھنا تم پر اسرار کھل جائیں گے پھر وقوف عددی کی تعلیم دے کر حوض میں غوطہ لگا کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے تو تعمیل ارشاد کی اور اس ورد میں مشغول رہے یہاں تک کہ آپ پر اسرار کھل گئے۔

باطنی انتساب:

آپ کی عمر مبارک کم وبیش ۲۲ برس تھی کہ امام ربانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ بخارا میں تشریف لائے آپ ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر فیوض و برکات اور توجہات قدسیہ کی خیرات لیتے رہے یوں آپ کے پیر سبق حضرت سیدنا خضر علیہ السلام ہیں اور شیخ صحبت وخرقہ حضرت خواجہ ہمدانی قدس سرہ اگرچہ خواجہ ہمدانی کے طریقہ میں ذکر جہر تھا لیکن سیدنا خضر علیہ السلام کے ذکر خفی تلقین فرمانے کی وجہ سے انہوں نے آپ کو ذکر جہر کا حکم نہیں دیا بلکہ یوں ارشاد فرمایا: جس طرح حضرت خضر علیہ السلام نے حکم فرمایا ہے اسی طرح ذکر میں مشغول رہیں۔

مستجاب الدعوات:

ایک روز ایک خوب رو نوجوان حاضر ہوکر آپ سے دعا کا طالب ہوا آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی اس کے بعد وہ نوجوان یکبارگی غائب ہوگیا۔ جب آپ سے اس نوجوان کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ فلک چہارم کا ایک فرشتہ تھا جو کسی تقصیر کے باعث اس مقام سے معزول کر دیا گیا تھا اور فلک دنیا پر آ گیا تھا اس نے فرشتوں سے کہا کہ میں کیا کروں کہ میری تقصیر معاف ہو جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے میرے مقام پر پہنچا دے۔ فرشتوں نے اسے میرے بارے میں بتایا تھا اس لئے طالب دعا بن کر میرے پاس آیا تھا میں نے اس کے حق میں دعا کی جسے اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا اور اسے پھر پہلا مقام مل گیا۔

ملفوظات شریفہ:

۱۔ ایک درویش نے آپ سے پوچھا کہ سالکان طریقت پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا جو سالک مقام فنائے نفس کو نہ پہنچا ہو۔ شیطان اس پر غصہ کے وقت قابو پاتا ہے۔ لیکن جو سالک مقام فنائے نفس تک پہنچ گیا ہو اس کو غصہ نہیں آتا بلکہ غیرت آتی ہے۔ اور جہاں غیرت ہوتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے اور یہ صفت اس شخص میں ہوتی ہے جو کتاب اللہ کو دائیں ہاتھ میں سنت رسول ﷺ کو بائیں ہاتھ میں لئے ہوئے ہو اور ان دونوں کی روشنی میں راستہ چلتا ہو۔

۲۔ جاہل صوفیوں سے دور رہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں۔

۳۔ علم فقہ کی طلب میں ایک قدم بھی دور نہ رہو اور حدیث کا علم سیکھو۔

۴۔ مذہب اہل سنت و جماعت کے پابند رہو اور آئمہ سلف کے مسلک پر قائم رہو کیونکہ نئی پیدا شدہ باتیں (بدعات) سراسر گمراہی ہیں۔

آپ کے کلمات قدسیہ میں خاص طور پر اصطلاحات ہیں جن پر طریقہ نقشبندیہ کی بنیاد ہے جنہیں مصطلحات نقشبندیہ کہا جاتا ہے اور وہ آٹھ درج ذیل ہیں۔ **ہوش دردم...... نظر بر قدم...... سفر در وطن...... خلوت در انجمن...... یاد کرد...... بازگشت...... نگاہ داشت...... یادداشت**

خلفائے عظام:

آپ کے خلفاء میں خواجہ عارف ریوگریؒ، خواجہ سلمان کربنیؒ، خواجہ اولیاء کبیرؒ اور خواجہ احمد صدیقؒ شامل ہیں۔

وصال مبارک:

آپ کا وصال مبارک ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ کو ہوا۔ وصال کے وقت ہاتف غیب سے آواز آئی: یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الا ربک راضیةمرضیة۔ آپ کا مزار مبارک غجدوان نزد بخارا میں ہے۔